غیر مقلدین کی فقہ

کے (۲) دو سو مسائل

از

مناظر اسلام حضرۃ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی مدظلہ العالی

ناشر

امام اعظم ابوحنیفہ اکیڈمی گوجرانوالہ

نام کتاب ______ غیر مقلدین کی فقہ کے دو سو (۲۰۰) مسائل
مصنف ______ مناظرِ اسلام محمد امین صفدر اوکاڑوی
تعداد ______ ایک ہزار (۱۰۰۰)
تاریخ طباعت ______ یکم اپریل ۱۹۸۹ء
مطبع ______ افضل شریف پرنٹرز، لاہور
قیمت ______ پانچ روپے (۵٫۰۰)
ناشر ______ امام اعظم ابو حنیفہؒ اکیڈمی
گوجرانوالہ

ملنے کے پتے

مکتبہ قاسمیہ۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ رشیدیہ۔ ساہیوال
مکتبہ حنفیہ۔ گلی ڈاک خانہ والی اردو بازار
گوجرانوالہ

ابوطاہر فتح خان صابر الکوان

ابوطاہر فتح خان صابر الکوان

مشہور غیر مقلد عالم
صاحب نزل الابرار من فقہ النبی المختار

مولانا علامہ وحید الزمان کے مختصر حالاتِ زندگی

مولانا وحید الزمان ۱۷ رجب المرجب ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۸۵۰ء کو ہندوستان کے مشہور صوبہ کانپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان پہلے ہی سے ایک علمی گھرانہ چلا آتا تھا۔ اس لیے آپ کے والدین نے ہوش سنبھالتے ہی ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم گھر پر ہی شروع کرا دی۔ چنانچہ آٹھ سال کی عمر میں ناظرہ قرآن پاک، ابتدائی اردو اور فارسی کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کر لی اس کے بعد درس نظامی کی تکمیل مدرسہ فیضِ عام کانپور سے پندرہ برس کی عمر میں مکمل کی۔ تحصیلِ علم کے بعد آپ کے والد نے آپ کو سرکاری ملازم کروا دیا اور ۳۴ برس تک سرکاری ملازم رہے۔ اسی دوران آپ نے قرآن پاک حفظ بھی کیا۔ ذوق علمی تھا۔ اس لیے تصنیف و تالیف اور وعظ و تقریر کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں جس کی وجہ سے آپ فرقہ غیر مقلدین میں کثیر التصنیف شمار ہوتے ہیں۔ چند مشہور کتابوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ ترجمہ قرآنِ پاک، ۲۔ تفسیر وحیدی، ۳۔ تیسیر الباری ترجمہ صحیح البخاری، ۴۔ المعلم ترجمہ صحیح المسلم، ۵۔ الہدی المحمود ترجمہ سننِ ابی داؤد، ۶۔ روض الربی ترجمہ سننِ نسائی، ۷۔ رفع العجاجہ ترجمہ سننِ ابنِ ماجہ، ۸۔ کشف المغطا ترجمہ موطا امام مالکؒ، ۹۔ لغات الحدیث، ۱۰۔ نزل الابرار من فقہ النبی المختار۔ (یہ کتاب فقہ حنفی کی

مشہور و معتمد کتاب درِ مختار کے مقابلہ میں لکھی ہے۔)، ۱۱۔ کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق (یہ کتاب فقہ حنفی کی کتاب کنز الدقائق کے مقابلہ میں لکھی ہے) ۱۲۔ ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی، ۱۳۔ تنقید الہدایۃ، ۱۴۔ نور الہدایہ شرح وقایہ اُردو۔ وغیرہ۔

مسلک مولانا کٹر قسم کے غیر مقلّد تھے آپ کے بعض سوانح نگاروں نے یہ لکھا ہے کہ مولانا وحید الزمان پہلے حنفی تھے۔ بعد میں اپنے بڑے بھائی بدیع الزمان سے متاثر ہو کر غیر مقلد بن گئے۔ ان کے حنفی ہونے کے ثبوت پر یہ دلیل بھی پیش کی جاتی ہے کہ انھوں نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب شرح وقایہ کا ترجمہ کیا ہے لیکن یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ انھوں نے اس ترجمہ میں بہت سے مسائل میں مذہبِ حنفی کی تردید کی ہے۔

۲ــــ یہ ضروری نہیں کہ کوئی حنفی ہی کسی حنفی کتاب کا ترجمہ کرے بلکہ دوسرے مذہب والے بھی ترجمہ کرتے ہیں۔ مثلاً مولانا امیر علی غیر مقلّد نے فتاویٰ عالمگیری اور ہدایۃ کا ترجمہ کیا ہے اور بخاری کا ترجمہ سید نائب حسین نقوی شیعہ نے کیا ہے ایسی اور بھی مثالیں مل سکتی ہیں۔

۳ــــ فرقہ غیر مقلدین انگریز کے دَور کی پیداوار ہے۔ ابتداء میں یہ لوگ اپنے آپ کو حنفی کہلاتے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے اشاعۃ السنۃ ص، موجِ کوثر وغیرہ۔

۴ــــ غیر مقلدین کا بعض حنفی مسلک کی کتابوں کا ترجمہ کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے مخصوص عقائد و نظریات ان کتابوں میں داخل کر دیتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ دیکھو فقہ حنفی میں یہ لکھا ہے۔

عقائد و نظریات آپ اجماع اور قیاسِ شرعی کو ٹھکرا کر خود اجتہادی کے زعم میں اتنے آگے نکلے ہیں کہ شیعوں کو مات

کر گئے۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت کا انکار کیا اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر سب و شتم کیا۔ حتیٰ کہ انھیں فاسق تک کہہ دیا اور نت نئے مسائل گھڑے۔ یہ مسائل ایسے دلخراش ہیں جن کے ذکر سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ صرف تصویر کا ایک رُخ دکھانے کے لیے چند مسائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

مولانا وحید الزمان لکھتے ہیں:

(۱)ــــ اس مسئلہ میں قدیم سے اختلاف چلا آیا ہے کہ عثمانؓ اور علیؓ دونوں میں سے افضل کون ہیں۔ لیکن شیخینؓ کو اکثر اہلِ سنّت حضرت علیؓ سے افضل کہتے ہیں اور مجھ کو اس امر پر بھی کوئی دلیلِ قطعی نہیں ملتی۔
(لغات الحدیث ص ج ۱، مادہ عثم)

(۲)ــــ خلفاء راشدینؓ کو گالیاں دینے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔
(نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص ۳۱۸ ج ۲)

(۳)ــــ خطبہ جمعہ میں خلفاء کے ذکر کا التزام بدعت ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۱۱۱)

(۴)ــــ خطبہ جمعہ میں سے خلفائے راشدینؓ کے ذکر کو چھوڑ دینا اولیٰ ہے۔
(نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص ۱۵۳ ج ۱)

(۵)ــــ ولیدؓ (بن مغیرہؓ)، معاویہؓ (بن ابوسفیانؓ)، عمروؓ (بن عاصؓ)، مغیرہؓ (بن شعبہ)، سمرہؓ (بن جندبؓ) فاسق ہیں۔ (العیاذ باللہ)
(نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص ۹۴ ج ۳)

(۶)ــــ بھلا اِن پاک نفسوں پر معاویہ کا قیاس کیونکر ہو سکتا ہے جو نہ مہاجرین میں سے، نہ انصار میں سے، نہ انھوں نے آنحضرتؐ کی کوئی خدمت کی اور جاں نثاری کی بلکہ آپ سے لڑتے رہے اور فتح مکّہ کے دن ڈر کے مارے مسلمان ہو گئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

کے بعد حضرت عثمانؓ کو یہ رائے دی کہ علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ کو قتل کر ڈالیں۔
(لغات الحدیث پ ۔ مادہ عزّ)

(۷) ــ ایک سچے مسلمان کا جس میں ایک ذرّہ برابر بھی پیغمبر صاحب کی محبّت ہو دل یہ گوارا نہ کرے گا کہ وہ معاویہؓ کی تعریف اور توصیف کرے البتہ ہم اہل سنّت کا یہ طریق ہے کہ صحابہؓ سے سکوت کرتے ہیں۔ اس لیے معاویہؓ سے بھی سکوت کرنا ہمارا مذہب ہے اور یہی اسلم اور قرینِ احتیاط ہے مگر ان کی نسبت کلماتِ تعظیم مثل حضرت و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا سخت دلیری اور بے باکی ہے۔ اللہ محفوظ رکھے۔ (لغات الحدیث پ ۔ عزّ)

(۸) ــ رام چندر، لچھمن، کشن جی جو ہندوؤں میں مشہور ہیں اسی طرح فارسیوں میں زرتشت اور جاپان والوں میں نفیوس اور بدھا سقراط و فیثاغورث یونانیوں میں جو مشہور ہیں ہم ان کی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے کہ یہ انبیاء و صلحاء تھے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۸۵)

(۹) ــ ہم اہل سنّت اور جماعت معاویہؓ اور عمرو بن العاصؓ اور حجاج وغیرہم کی تکفیر نہیں کرتے نہ ان پر لعنت کرنا بہتر جانتے ہیں بلکہ ان کو ظالم اور فاسق سمجھتے ہیں۔ (لغات الحدیث)

(۱۰) ــ (ناکثین) یعنی بیعت توڑنے والے اصحاب الجمل تھے جو حضرت علیؓ سے بیعت کر کے پھر گئے اور لڑنے کو مستعد ہوئے۔ طلحہؓ، زبیرؓ اور عائشہ صدیقہؓ بھی ان لوگوں میں تھے مگر ان تینوں صاحبوں نے بعد کو توبہ کی اور اپنے قصور پر نادم ہوئے اور (قاسطین) معاویہؓ اور ان کے ساتھ والے تھے جو ظالم، باغی اور خلیفہ برحق سے مقابلہ کرنے والے تھے۔ (لغات الحدیث ص ۸۸/۵۴)

نمونہ کے طور پر صرف دس حوالے ہی لکھے ہیں۔ بقایا اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

وفات ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ میں وفات پائی اور وقار آباد ضلع حیدرآباد دکن میں مدفون ہوئے۔

تفصیل کے لیے دیکھئے: "حیاتِ وحید الزمان"۔

ضروری نوٹ غیر مقلدین کی طرف سے تقریری اور تحریری طور پر اہل سنت و جماعت کے خلاف جو زہر اگلا جا رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی کتاب فقہ حنفی کے خلاف شائع ہو رہی ہے۔ اہل سنت و جماعت کی طرف سے غیر مقلدین کے خلاف دفاعی طور پر جب کوئی جلسہ کیا جاتا ہے یا کتاب شائع کی جاتی ہے تو غیر مقلدین کی طرف سے یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ دیکھو اس وقت ملک کی حالت نازک ہے اور اہل سنت ملک میں انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ ایسی باتوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا آپس میں اتفاق سے رہنا چاہیے اور خدا جانے کیا کیا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ غیر مقلدوں نے تو ایسی باتیں کرنی ہی ہوتی ہیں مگر بعض سادہ قسم کے اہل سنت بھی ان کی باتوں میں آجاتے ہیں ان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ جو بات آپ کہہ رہے ہیں وہ بہت اچھی ہے مگر صرف ہمارے اہل سنت کے لیے ہی کیوں مخصوص ہے؟ کیا غیر مقلدین کو اسکی پابندی نہیں کرنی چاہیئے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مقلدین جو چاہیں کریں ان کو نہ تو حکومت منع کرتی ہے اور نہ ہی یہ شریف لوگ رد کتے ہیں۔ غیر مقلدین نے اب تک ہمارے خلاف بے شمار کتابیں شائع کی ہیں جنکی مختصر فہرست دی جاتی ہے: ہدایہ عوام کی عدالت میں، فتاویٰ عالمگیری پر ایک نظر، احادیث نبویہ اور فقہ حنفیہ، وغیرہ۔ مگر کسی نے آج تک ان کو منع نہیں کیا۔ اس لیے مجبور ہو کر ہم نے صرف غیر مقلدین کی فقہ کے دو سو مسائل کا انتخاب کیا ہے تا کہ حقیقتِ حال سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ غیر مقلدین کی جن کتابوں کے نام درج ہیں وہ سب اور ان کے علاوہ اور کتابیں بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔

الوالی ابل منتہیٰ خان صاحب اکسوران

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ امّا بعد!

دینِ اسلام کی تکمیل بنص قرآن پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی اور اس دینِ کامل کو تمکین خلافتِ راشدہ اور جماعتِ صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے ذریعہ نصیب ہوئی اور باجماع امّت اس کی تدوین کا سہرا سب سے پہلے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سر رہا۔ بقول امام شافعیؒ وہ اس باب میں (اب) اصل ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے اُن کی نسل ہیں۔ یہ فقہ خیر القرون میں ہی مرتّب ہوئی۔ اور خیر القرون میں ہی تمام عالمِ اسلام میں بحیثیت قانونِ اسلامی نافذ ہوگئی۔ ۱۷۰ھ میں قاضی ابو یوسفؒ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ دیا گیا۔ ایک آواز بھی خیر القرون میں اس فقہ کے خلاف نہ اٹھی۔

جس طرح قرآنِ پاک کی تفسیریں ہر دور میں لکھی گئیں۔ کتبِ احادیث کی شروح ہر دور میں لکھی گئیں اسی طرح فقہ حنفی کی کتابیں بھی ہر دور میں لکھی جاتی رہیں۔ ان میں سے ایک کتاب "درمختار" ہے۔ یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منامی اجازت (من رأنی فقد رای الحق) سے لکھی گئی۔ مؤلف کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں ملے۔ اپنی مبارک زبان جو ماینطق عن الھوٰی۔ ان ھو الا وحی یوحیٰ کی ترجمان تھی چھپنے کا حکم دیا اور مؤلف نے یہ کتاب مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک پر بیٹھ کر تالیف فرمائی۔ یہی وہ مقام ہے جو روضۃ من ریاض الجنۃ ہے اس کا وہ خاص ٹکڑا مبارک جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ شریف اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے مواجہ شریف میں ہے۔ وہی

رشکِ عرش ٹکڑا اس کتاب کی تالیف گاہ ہے۔

اس مبارک کتاب کو خدا تعالیٰ نے اہلِ حرمین اور تمام اہلِ عجم میں وہ شرفِ قبولیت بخشا کہ ہر دار الافتاء کی زینت بنی، شام اور مصر کے عرب علماء نے اس کتاب پر شروح و حواشی لکھے۔ جو عرب و عجم کے علماء میں مقبول ہیں۔ اہلِ حرمین کی طرف آج تک اس کی تردید میں کوئی کتاب شائع نہ ہوئی۔

پاک و ہند میں جب انگریز کے منحوس قدم آئے تو اس کافر حکومت کے زیرِ سایہ ایک غیر مقلد عالم نے اس کے مقابلہ میں ایک کتاب لکھی جس کا نام "نزل الابرار من فقہ النبی المختار" رکھا جس کا مطلب ہے کہ نبی مختار علیہ السّلام کی فقہ سے نیک لوگوں کی مہمان نوازی۔

پس اب کیا تھا سب کو یہ دعوت دی جانے لگی کہ "درِّ مختار" اُمّتی کی فقہ ہے اور "نزل الابرار" نبیؐ کی فقہ ہے۔ اُمّتی معصوم نہیں ہوتا۔ اس لیے اس کی فقہ میں خطاء کا احتمال ہے اور نبی معصوم ہوتا ہے اس کی فقہ میں غلطی اور خطاء کا احتمال نہیں۔ مگر اس کتاب کو غیر مقلدین کے علاوہ کسی نے بھی قبول نہیں کیا۔ اس ہی کتاب کے دو سو مسائل نمونہ کے طور پر لکھے جاتے ہیں:

۱۔ خدا تعالیٰ جس شکل میں چاہے تجلّی فرما سکتا ہے۔ (ص۳/۱۲)
۲۔ عرش خدا کا مکان ہے۔ (ص۳/۱۲)
۳۔ خدا کا چہرہ، آنکھ، کان، ناک کندھا، پسلی، ٹانگ، پاؤں، انگلیاں سب کچھ ہے۔ (ص۳/۱۲)
۴۔ ہم اہلِ حدیث اسکے قائل ہیں کہ مردے قبروں میں زندوں کی پکار سُنتے ہیں۔ (ص۴/۱۲)
۵۔ زندہ اور مردہ بزرگوں کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔ (ص۵/۱۲)
۶۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ خلافی کرنا عقلاً ممکن ہے گو امتناع بالغیر ہے۔ (ص۵/۱۲)
۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر ممکن اور تحت قدرت ہے امتناع بالغیر ہے۔ (ص۵/۱۲)
۸۔ ہمارے بعض اصحاب خلفِ وعید کو بھی جائز قرار دیتے ہیں۔ (ص۵/۱۲)

۹۔ قبر میں جسم کی طرف روح کا اعادہ حق ہے۔ (ص ۶ / ج ۱)

۱۰۔ کراماتِ اولیا حق ہیں۔ (ص ۶ / ج ۱)

۱۱۔ خدا تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا جائز ہے۔ (ص ۷ / ج ۱)

۱۲۔ اہلِ حدیث شیعانِ علی ہیں۔ (ص ۷ / ج ۱)

۱۳۔ نماز، روزہ، تلاوت، صدقہ وغیرہ کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔ (ص ۷ / ج ۱)

۱۴۔ عامی کے لیے مجتہد یا مفتی کی تقلید لازمی ہے۔ (ص ۷ / ج ۱)

۱۵۔ تمام مسائل میں خاص ایک امام کی تقلید بدعتِ مذمومہ ہے۔ (ص ۷ / ج ۱)

۱۶۔ تقلیدِ شخصی شرک فی العادت ہے۔ (ص ۴ / ج ۱)

۱۷۔ ہمارا ایک نام ہے اہلِ حدیث۔ ان کو وہابی کہنے والے بدعتی ہیں۔ (ص ۸ / ج ۱)

۱۸۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اگر نبیؐ کی بات کو امام کی بات پر مقدم سمجھیں تو یہ لوگ مسلمان ہیں اور اہلِ سنّت والجماعت میں شامل ہیں۔ (ص ۹ / ج ۱)

۱۹۔ جسم پر مکھیوں کا پاخانہ لگا ہو تو دھونا ضروری نہیں۔ اس میں حرج ہے۔ (ص ۱۲ / ج ۱)

۲۰۔ اہلِ بیت سے متواتر روایات سے ثابت ہے کہ وضو میں پاؤں دھونے کی بجائے مسح کیا جائے۔ (ص ۱۳ / ج ۱)

۲۱۔ اگر سر، موزہ، پٹی کو بے وضو آدمی نے برتن میں ڈال دیا تو مسح ہو گیا۔ (ص ۱۳ / ج ۱)

۲۲۔ سر کی بجائے وضو میں پگڑی پر مسح جائز ہے۔ (ص ۱۳ / ج ۱)

۲۳۔ پگڑی پر مسح کرنے کے بعد پگڑی اتار ڈالی تو اب سر پر مسح ضروری ہے۔ (ص ۱۳ / ج ۱)

۲۴۔ کھڑے ہو کر کھانا پینا مسافر کے لیے مکروہ نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سے اس کا ثبوت ہے۔ (ص ۱۸ / ج ۱)

۲۵۔ خون، پیپ اور قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ص ۱۸ / ج ۱)

۲۶۔ صحیح یہ ہے کہ قے کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ (ص ۱۹ / ج ۱)

۲۷۔ صحیح یہ ہے کہ (الخمر) شراب ناپاک نہیں ہے۔ (ص ۱۹ / ج ۱)

۲۸۔ نماز میں بالغ آدمی قہقہہ لگا کر ہنسے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ص ۱۹ / ج ۱)

۲۹۔ عورت کو مساس کرنے یا بے ریش لڑکے کو مساس کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ص ۱۹ / ج ۱)

۳۰۔ مرد، عورت ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ص ۱۹ / ج ۱)

۳۱۔ اگر انگلی پاخانہ کی جگہ داخل کی تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (ص ۲۰ / ج ۱)

۳۲۔ اگر شرمگاہ میں لکڑی داخل کی اگر خشک نکل آئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (ص ۲۰ / ج ۱)

۳۳۔ اگر لوہے یا کسی اور چیز کا (ذکر بنا کر) داخل کیا، وہ خشک نکل آیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (ص ۲۰ / ج ۱)

۳۴۔ اگر لوہے اور لکڑی کا ذکر اندر ہی غائب ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (ص ۲۰ / ج ۱)

۳۶۔ بواسیر کا موہکا باہر نکل کر خود بخود اندر چلا گیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ ہاتھ سے اندر کیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ (ص ۲۰ / ج ۱)

۳۷۔ کیڑا (چنونا) باہر نکلا پھر خود واپس دُبر میں داخل ہو گیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (ص ۲۰ / ج ۱)

۳۸۔ اگر کوئی شخص اعضاءِ وضو کو ہمیشہ ایک ایک بار ہی دھوتا رہے (دو بار اور تین بار اعضائے وضو دھونے کی احادیث کی ہمیشہ مخالفت کرتا رہے) تو بھی کوئی گناہ نہیں۔ (ص ۱۶ / ج ۱)

۳۹۔ عورت کی شرمگاہ کا بیرونی حصّہ (فرجِ خارج) مثلِ انسان کے منہ کے ہے۔ (ص ۲۱ / ج ۱)

۴۰۔ آنکھوں میں ناپاک سرمہ ڈالا تو آنکھوں کا دھونا غسل وضو میں فرض نہیں۔ (ص ۲۱ / ج ۱)

۴۱۔ غسل فرض ہو اور پردہ کی جگہ نہ ہو تو مرد کو مردوں کے سامنے اور عورت کو عورتوں کے سامنے ننگے ہو کر غسل کرنا ضروری ہے۔ (ص ۲۲ / ج ۱)

۴۲۔ عورت نے صحبت کے بعد غسل کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر عورت کی باقی ماندہ مَنی باہر نکل آئی تو غسل اور نماز کا دہرانا نہیں ہے کیونکہ یہ مَنی بغیر شہوت کے خارج ہوئی ہے۔ (ص ۲۳ / ج ۱)

۴۲۔ (ب) مرد نے مَنی نکلنے سے قبل عضوِ مخصوص کو زور سے پکڑ لیا۔ یہاں تک کہ شہوت ختم ہو گئی۔ اب چھوڑ دیا اور مَنی باہر نکل آئی تو غسل فرض نہیں ہوا۔ (ص ۲۳ / ج ۱)

۴۳۔ غیر مکلف (نابالغ) نے بالغ سے صحبت کی یا کروائی تو نابالغ پر غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۳/ج ۱)

۴۴۔ غیر مکلف (دیوانے) نے عاقل سے صحبت کی یا کروائی تو غیر مکلف پر غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۳/ج ۱)

(۴۵) جن نے عورت سے صحبت کی، عورت کو انزال نہیں ہوا۔ تو عورت پر غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۳/ج ۱)

(۴۶) جانور کی شرمگاہ میں جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۳/ج ۱)

(۴۷) جانور کی دُبر میں جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۳/ج ۱)

(۴۸) آدمی کے پاخانہ کے مقام میں جماع کیا (لونڈے بازی کی) تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۳/ج ۱)

(۴۹) مردہ عورت سے جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۳/ج ۱)

(۵۰) قریب البلوغ لڑکے یا لڑکی نے صحبت کی یا کرائی تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۳/ج ۱)

(۵۱) امام بخاریؒ کے نزدیک عاقل بالغ مرد، عورت جماع کریں، انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۳/ج ۱)

(۵۲) کسی نے اپنا آلۂ تناسل اپنی دُبر میں داخل کر لیا تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۵۳۔ خنثیٰ مشکل نے کسی سے جماع کیا تو دونوں میں سے کسی پر غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۵۴۔ آلۂ تناسل پر کپڑا لپیٹ کر جماع کیا۔ جماع کی لذت نہ آئی تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۵۵۔ کسی عورت نے انگلی استعمال کی تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۵۶۔ کسی عورت نے غیر آدمی کا آلۂ تناسل اپنی شرمگاہ میں داخل کرایا، تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۵۷۔ اگر کوئی عورت لکڑی (یا لوہے وغیرہ) کا ذکر بنا کر استعمال کرے، تو غسل فرض نہیں ہوتا۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۵۸۔ مندرجہ بالا عورت اگر لکڑی، لوہے کا ذکر اس صفائی سے استعمال کرے کہ ذکر تو سارا اندر جاتا رہے مگر ہاتھ کی ہتھیلی اندام نہانی کو نہ لگے تو وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۵۹۔ اگر وہ عورت کسی مُردہ کا ذکر اپنی شرمگاہ میں داخل کرے تو بھی غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۶۰۔ پیسوں کو جوڑ کر ذکر بنا لے اور عورت استعمال کرے تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۶۱۔ اگر عورت نے لڑکے کا آلۂ تناسل داخل کرایا جو بالغ نہ تھا تو کسی پر بھی غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۶۲۔ عورت نے کسی خُسرے سے جماع کرایا تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۶۳۔ اگر کسی کنواری لڑکی سے جماع کیا اور کنوار پٹی نہ ٹوٹی تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

۶۴۔ (غیر مقلد) مرد بھی اپنی دُبر میں لوہے، لکڑی یا مُردے یا جانور کا آلۂ تناسل داخل کرے تو غسل فرض نہیں۔ (ص ۲۴/ج ۱)

(۶۵) حیض، نفاس والی عورت جنبی دُعا اور ثناء کی نیّت سے قرآن ایک ایک کلمہ کر کے پڑھیں تو جائز ہے۔ (ص ۲۶/ج ۱)

(۶۶) ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک بہ نیت تلاوت بھی حیض، نفاس والی اور جنبی کو قرآن پڑھنا جائز ہے۔ (ص ۲۵/ج ۱)

(۶۷) آخر اہلِ حدیث کے نزدیک بے وضو شخص قرآن کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ (ص ۲۶/ج ۱)

(۶۸) قرآنی دعائیں پڑھنا حائضہ اور جنبی کے لیے مکروہ نہیں۔ (ص ۲۶/ج ۱)

۶۹۔ قرآن پڑھنے والے بچے، پڑھانے والا اُستاد بے وضو قرآن کو پکڑ سکتے ہیں۔ (ص ۲۶/ج ۱)

۷۰۔ قرآن پر غلاف ہو تو سر کے نیچے (تکیہ کی جگہ) یا پیٹھ کے پیچھے رکھ لینا مکروہ نہیں۔ (ص ۲۷/ج ۱)

۷۱۔ فلسفہ، منطق اور کلام (عقائد) کی کتابوں سے استنجا کرنا جائز ہے۔ (ص ۲۷/ج ۱)

۷۲۔ پاخانہ پھرتے یا استنجا کرتے وقت دل میں قرآن پڑھتے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ص ۲۷/ج ۱)

۷۳۔ عرقِ گلاب سے وضو جائز ہے۔ (ص ۲۸/ج ۱)

۷۴۔ پانی خواہ کتنا تھوڑا ہو جب تک نجاست سے اس کا رنگ یا بُو یا مزہ نہ بدلے وہ پاک رہتا ہے۔ (ص ۴۹/ج ۱)

۷۵۔ مستعمل اور غیر مستعمل پانی میں کوئی فرق نہیں۔ (ص ۲۹ / ج ۱)

۷۶۔ انسان، خنزیر، کتّے وغیرہ ہر جاندار کی کھال رنگنے سے پاک ہوجاتی ہے۔ (ص ۲۹ / ج ۱)

۷۷۔ خنزیر یا کتّے، بلی وغیرہ کے چمڑے کو دھوپ میں سُکھائے تو بغیر رنگے پاک ہیں۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

۷۸۔ جن جانوروں کی کھالیں رنگنے سے پاک ہوجاتی ہیں (مثلاً آدمی، خنزیر، کتّا، بلّا وغیرہ) ان کو اگر بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر ذبح کرلیا جائے تو پھر بغیر رنگے بھی ان کی کھال پاک ہوجاتی ہے۔ (ص ۳۲ / ج ۱)

۷۸ (ب) حرام جانوروں کو ذبح کرنے سے سوائے خنزیر کے باقی سب کا گوشت اور چربی بھی پاک ہوجاتی ہے۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

۷۹۔ مردار جانور اور خنزیر کے بال، ہڈیاں، پٹّھے، کھُر اور سینگ پاک ہیں۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

(۸۰) کتّا اور اُس کا لعاب محققین اہلِ حدیث کے نزدیک پاک ہے۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

۸۱۔ کتّے کو بیچا جاسکتا ہے۔ کرائے پر دیا جاسکتا ہے۔ کسی کا کتّا مار ڈالا تو تاوان دینا پڑے گا۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

(۸۲) کتّے کی کھال کا ڈول بنانا جائز ہے۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

(۸۲) ب)۔ کتّے کی کھال کا جاۓ نماز بنانا جائز ہے۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

۸۳۔ کتّا کنویں میں یا حوض یا پانی میں گر گیا۔ اگرچہ اس کا منہ پانی تک پہنچا تو بھی پانی پاک ہے۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

۸۴ ۔ بھیگے کتّے کی چھینٹیں بدن یا کپڑوں پر پڑیں تو بدن اور کپڑا پاک ہے۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

۸۵۔ کتّے نے کاٹا اگرچہ جسم یا بدن کو اس کا لعاب بھی لگ گیا تو بھی جسم اور کپڑا پاک ہے۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

۸۶۔ کتّے اور خنزیر کا جھوٹا پانی، دودھ وغیرہ بھی پاک ہے۔ (ص ۳۱ / ج ۱)

(۸۷) کتّے کو اُٹھا کر نماز پڑھے تو نماز جائز ہے۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

۸۸۔ شراب کی میل آٹے میں گوندھ کر روٹی پکائی وہ پاک بھی ہے اور حلال بھی۔ (ص ۳۰ / ج ۱)

۸۹۔ حرام دوا کا استعمال حالتِ اضطرار میں جائز ہے۔ (ص ۳۱ / ج ۱)

۹۰۔ گدھا اور خنزیر نمک کی کان میں گر کر نمک بن گیا تو وہ پاک ہے اور کھانا حلال ہے۔ (ص ۵۰ / ج ۱)

۹۱۔ کتّے کا پیشاب اور پاخانہ بھی پاک ہے۔ (ص ۵۰ / ج ۱)

۹۲۔ ناپاک زمین خشک ہوجائے تو اس پر تیمم جائز ہے۔ (ص ۳۱ / ج ۱)

۹۳۔ ایک شخص کو نجاست لگی ہے، پانی تھوڑا ہے وہ نجاست دھوئے تو وضو کے لیے نہیں بچے گا اور اگر وضو کرے تو نجاست نہیں دُھلے گی تو وہ نجاست نہ دھوئے بلکہ وضو کرلے اور نجاست سے نماز پڑھے۔ (ص ۳۲ / ج ۱)

۹۴۔ حائضہ اور جنابت والا کو بسم اللہ اور قرآنی دُعائیں، ان کا اٹھانا، چھونا سب جائز ہے۔ (ص ۴۶ / ج ۱)

۹۵۔ ٹوپی، برقع اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔ (ص ۴۱ / ج ۱)

(۹۶) مَنی پاک ہے، خشک ہو یا تر، پتلی ہو یا گاڑھی۔ (ص ۴۹ / ج ۱)

(۹۷) ہر حلال اور حرام جانور کا پیشاب پاک ہے۔ (ص ۴۹ / ج ۱)

۹۸۔ گندم، چنوں میں اتنا انسان کا پیشاب ڈالا کہ گندم اور چنے پھول گئے ان کو پانی میں ڈال کر نکال کے خشک کرلو تو پاک ہوگئے۔ (ص ۵۰ / ج ۱)

۹۹۔ شراب جب سرکہ بن گئی تو اس کا کھانا حلال ہے۔ (ص ۵۰ / ج ۱)

۱۰۰۔ اگر بغیر عذر کے کھڑے ہوکر پیشاب کیا تو جائز مع الکراہت ہے۔ (ص ۵۳ / ج ۱)

۱۰۱۔ استنجا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنا مکروہ نہیں۔ (ص ۵۳ / ج ۱)

۱۰۲۔ گندگی پر سوگیا۔ گندگی، کپڑے یا جسم پر ظاہر نہیں ہوئی تو جسم اور کپڑا پاک ہے۔ (ص ۵۴ / ج ۱)

۱۰۳۔ چوہا شراب میں گرا۔ پھر وہ شراب سرکہ بن گئی تو پاک ہے۔ (ص ۵۴ / ج ۱)

۱۰۴۔ اہل ذمہ کافروں اور فاسقوں کے کپڑے پاک ہوتے ہیں۔ (ص۵۴/ج۱)

۱۰۵۔ جانور کے گوبر مینگنی یا جگالی میں جَو ہے تو دھو کر کھالو۔ (ص۵۴/ج۱)

۱۰۶۔ بچے نے گندگی کھالی پھر پانی وغیرہ پی لیا تو باقی پانی وغیرہ ناپاک نہیں۔ (ص۵۵/ج۱)

۱۰۷۔ کھانا حاضر ہو تو کھانا کھانے سے پہلے جو نماز پڑھی وہ نماز نہیں ہوئی۔ (ص۵۷/ج۱)

۱۰۸۔ آج کل اذان پر اجرت لینا جائز ہے۔ (ص۶۲/ج۱)

۱۰۹۔ نجاست لگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھی تو نماز صحیح ہے۔ (شوکانی، صدیق حسن) (ص۶۴/ج۱)

۱۱۰۔ جسم پر نجاست لگی تھی۔ اسی طرح نماز پڑھ لی تو نماز صحیح ہے۔ (شوکانی، صدیق حسن) (ص۶۴/ج۱)

۱۱۱۔ پلید مرد عورت (جنبی) کو اُٹھا کر نماز پڑھی تو نماز صحیح ہے۔ (ص۶۴/ج۱)

۱۱۲۔ شوکانی، نواب صدیق حسن فرماتے ہیں: کپڑا ہوتے ہوئے ننگے نماز پڑھی تو بھی نماز صحیح ہے۔ (ص۶۵/ج۱)

۱۱۳۔ عورت کی آواز کا پردہ نہیں۔ (ص۶۵/ج۱)

۱۱۴۔ شرم گاہ کی رطوبت پاک ہے۔ (ص۴۹/ج۱)

۱۱۵۔ جوتے پہن کر نماز پڑھنا سُنّت ہے۔ (ص۶۸/ج۱)

۱۱۶۔ زبان سے نیت کرنا بدعت ہے۔ (ص۶۹/ج۱)

۱۱۷۔ نماز کے تمام اذکار میں صرف تکبیر، فاتحہ، آخری تشہد اور سلام ہی ضروری ہیں۔ (ص۸۴/ج۱)

۱۱۸۔ عورت اپنے ہاتھ پستانوں تک اٹھائے اور سجدوں میں سمٹ کر اور بل کر سجدہ کرے۔ (ص۸۵/ج۱)

۱۱۹۔ اذان اور خطبہ عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں جائز ہے۔ (ص۸۶/ج۱)

۱۲۰۔ اس طرح نماز میں قرآن پڑھنا جائز ہے۔ ال ح م د ل ل ہ ر ب ال

ع ال م ی ن۔ (ص۱۶/ج۱)

۱۲۱۔ زمین پر کھڑا ہو کر سجدہ میز پر کرے تو درست ہے۔ (ص۸۹/ج۱)

۱۲۲۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی سب مسلمان ہیں انکے پیچھے نماز جائز ہے۔ (ص۹۸/ج۱)

۱۲۳۔ نماز باجماعت میں مرد عورت ساتھ ساتھ ایک صف میں مل کر پڑھیں تو نماز فاسد نہیں۔ (ص۱۰۰/ج۱)

۱۲۴۔ امام نے نماز پڑھانے کے بعد کہا میں بے وضو تھا تو مقتدی نماز نہ دُھرائیں اُن کی نماز صحیح ہے۔ (ص۱۰۱/ج۱)

۱۲۵۔ امام نے نماز کے بعد کہا، میں کافر ہوں۔ مقتدیوں کی نماز صحیح ہے۔ دُھرانے کی ضرورت نہیں۔ (ص۱۰۲/ج۱)

۱۲۶۔ امام نے بعد نماز کہا، میں ناپاک ہوں، مقتدیوں کی نماز صحیح ہے۔ (ص۱۰۲/ج۱)

۱۲۷۔ نماز پڑھتے ہوئے اشارہ سے پانی مانگا یا پانی خرید لیا تو نماز باطل نہیں ہوئی۔ (ص۱۰۶/ج۱)

۱۲۸۔ نماز پڑھتے ہوئے ایک ہاتھ سے اگال دان اٹھا کر تھوک لیا تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔ (ص۱۰۷/ج۱)

۱۲۹۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی مرد نے شہوت سے اس کا بوسہ لیا اور چھُوا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ (ص۱۱۰/ج۱)

۱۳۰۔ مرد نماز میں تھا عورت نے اس کا بوسہ لے لیا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ (ص۱۱۱/ج۱)

۱۳۱۔ نماز میں چوپائے کو بھگا دیا۔ یا چند قدم کھینچ لیا۔ اگر سینہ قبلہ سے نہ پھرا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ (ص۱۱۱/ج۱)

۱۳۲۔ نمازی نے نماز پڑھتے ہوئے پتھر اُٹھا کر پرندے یا آدمی کو دے مارا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ (ص۱۱۲/ج۱)

۱۳۳۔ نمازی لکھے ہوئے کو دیکھ کر سمجھتا رہا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ (ص۱۱۳/ج۱)

۱۳۴۔ نماز میں لڑائی کے لیے لشکر کی تیاری کا منصوبہ بناتا رہا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ (ص۱۱۳/ج۱)

۱۳۵۔ نماز میں دینی مدرسہ کا نصاب وغیرہ سوچتا رہا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ (ص ۱۱۳ / ج ۱)

۱۳۶۔ اگر نماز پڑھتے ہوئے سر سے ٹوپی گر جائے تو نماز میں ہی اٹھا کر سر پر رکھ لینا افضل ہے۔ (ص ۱۱۴ / ج ۱)

۱۳۷۔ اگر نماز میں کلائی سے گھڑی آنکھوں سے عینک گر جائے تو نماز میں ہی اٹھا لینا جائز ہے۔ (ص ۱۱۴ / ج ۱)

۱۳۸۔ نماز میں جوئیں مارنا یا مکھیاں مارنا ناپسند ہے مگر نماز ہو جاتی ہے۔ (ص ۱۱۶ / ج ۱)

۱۳۹۔ نماز پڑھتے ہنڈیا ابل جائے تو نماز توڑ ڈالے۔ (ص ۱۱۶ / ج ۱)

(۱۴۰) حقہ سگریٹ پینے والے کو مسجد سے نکال دینا مستحب ہے۔ (ص ۱۱۷ / ج ۱)

(۱۴۱) مسجد کو کسی فرقے کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں جیسے مسجد احناف — (مسجد اہلِ حدیث) (ص ۱۱۹ / ج ۱)

(۱۴۲) مسجد کی دیواروں پر کچھ نہ لکھنا چاہیئے۔ (ص ۱۲۱ / ج ۱)

(۱۴۳) مسجد میں ریاکاری کا خوف نہ ہو تو ذکر جہر مکروہ نہیں۔ (ص ۱۲۱ / ج ۱)

۱۴۴۔ دو التحیات سے تین وتر پڑھنا منع ہیں۔ (ص ۱۲۳ / ج ۱)

۱۴۵۔ جو شخص مؤکدہ سُنتیں ادا نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (ص ۱۲۵ / ج ۱)

(۱۴۶) نماز تراویح کی رکعات کا کوئی خاص عدد معین نہیں۔ (ص ۱۲۶ / ج ۱)

۱۴۷۔ اگر ایک ہزار رکعت ایک سلام سے پڑھے تو جائز ہے۔ (ص ۱۳۱ / ج ۱)

(۱۴۸) نماز فرض رہ جائے تو اس کو قضا پڑھنا جائز نہیں۔ (ص ۱۳۴ / ج ۱)

۱۴۹۔ ایک شخص نماز پڑھ کر مُرتد ہو گیا پھر اسی وقت کے اندر مسلمان ہو گیا تو دوبارہ نماز نہ پڑھے۔ (ص ۱۳۶ / ج ۱)

(۱۵۰) بوقت نکاح باجے بجانے واجب ہیں۔ (ص ۳ / ج ۲)

۱۵۱۔ کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کیا۔ اس عورت کی ماں اور بیٹی اس مرد پر حلال ہیں۔ (ص ۲۱ / ج ۲)

۱۵۲۔ بیٹے نے عورت سے زنا کیا، باپ کے لیے وہ عورت حلال ہے۔ (ص ۲۱ / ج ۲)

۱۵۳۔ سات سال کے لڑکے نے کسی عورت سے صحبت کی تو حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوئی۔ (ص ۲۱ / ج ۲)

۱۵۴۔ سات سال کی لڑکی نے جوان مرد سے صحبت کرائی تو بھی حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوئی۔ (ص ۲۱ / ج ۲)

۱۵۵۔ کسی عورت کی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھا، چھوا بلکہ شرمگاہیں ملائیں تو بھی حرمتِ مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ (ص ۲۱ / ج ۲)

۱۵۶۔ ساس کا بوسہ لیا۔ اس کو کاٹا، گلے لگایا۔ بلکہ اس سے صحبت بھی کی تو نکاح قائم رہا۔ (ص ۲۸ / ج ۲)

(۱۵۷) فقہاءِ حجاز کے ہاں متعہ کرنا جائز ہے۔ (ص ۳۵ / ج ۲)

(۱۵۸) فقہاءِ اہلِ مدینہ کے نزدیک عورتوں کا غیر فطری مقام استعمال کرنا جائز ہے۔ (ص ۳۵ / ج ۲)

۱۵۹۔ نکاح میں خمر یا خنزیر کا مہر مقرر کیا تو نکاح صحیح ہے۔ (ص ۴۸ / ج ۲)

۱۶۰۔ بیوی سے آلۂ تناسل کے علاوہ کسی اور عضو سے جماع کیا یا پتھر، لوہے، لکڑی کا ذکر بنا کر جماع کیا اور اس طرح وہ مر گئی تو مہر پورا دینا ہوگا۔ (ص ۵۷ / ج ۲)

۱۶۱۔ غیر عورت سے پتھر، لکڑی، لوہے کے آلۂ تناسل سے جماع کیا وہ مر گئی تو کوئی مہر نہیں۔ (ص ۵۷ / ج ۲)

(۱۶۲) بعض صحابہ فاسق تھے مثلاً ولید، معاویہ، عمرو، مغیرہ، سمرہ۔ (العیاذ باللہ) (ص ۹۴ / ج ۳)

۱۶۳۔ پیشاب کی چھینٹیں جو نظر نہ آئیں ناپاک نہیں۔ (ص ۶۴ / ج ۱)

۱۶۴۔ موزہ اور جوتا مٹی پر رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے نجاست تر ہو یا خشک جسم والی ہو یا بغیر جسم۔ (ص ۴۹ / ج ۱)

۱۶۵۔ گوبر اور پاخانے کی راکھ پاک ہے۔ (ص ۵۰ / ج ۱)

۱۶۶۔ کپڑے کی کوئی ایک جانب ناپاک ہو گئی مگر یاد نہیں رہی کونسی تھی تو تحری سے ایک طرف دھولے۔ (ص ۵۰ / ج ۱)

۱۶۷۔ حائضہ عورت اور جنبی کو خانہ کعبہ کا غلاف پہننا جائز ہے۔ (ص ۲۸۵ / ج ۱)

۱۶۸۔ جنبی کو قرآن لکھنا مکروہ نہیں بشرطیکہ مکتوب نہ چھوا جائے۔ (ص ۲۷ / ج ۱)

۱۶۹۔ شراب پینے والے کا جھوٹا ہر حال میں پاک ہے چاہے شراب پیتے ہی فوراً جھوٹا کرے۔ (ص ۳۱ / ج ۱)

۱۷۰۔ اگر کیچڑ میں پانی غالب ہو تو اس سے تیمم جائز نہیں۔ (ص ۳۰ ج ۱)

۱۷۱۔ اگر تیمم کی نیت سے زمین پر لوٹا جائے تو نماز ہو جائیگی کیونکہ حضور نے عمارؓ پر انکار نہ فرمایا۔ (ص ۳۳ ج ۱)

۱۷۲۔ اگر کسی نے ضاد کو ظا پڑھا تو نماز درست ہے کیونکہ دونوں صفات میں متشابہ ہیں۔ (ص ۱۱۲ ج ۱)

۱۷۳۔ نماز جنازہ میں تیسرا رکن سورت الفاتحہ ہے۔ (ص ۱۲۳ ج ۱)

۱۷۴۔ نماز میں سلام وغیرہ کے لیے اشارہ جائز ہے۔ (ص ۱۱۳ ج ۱)

۱۷۵۔ اگر کسی کے درد کی وجہ سے نماز میں آہ یا اُف کہا تو نماز مکروہ ہے۔ (مفسد نہیں) (ص ۱۰۸ ج ۱)

۱۷۶۔ اگر نمازی کی زبان سے ہاں یا البتہ یا نہیں نکل گیا تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ (ص ۱۰۹ ج ۱)

۱۷۷۔ نماز میں صرف چہرہ (قبلہ) سے پھیر لیا تو نماز بالاتفاق فاسد نہ ہو گی۔ (ص ۱۱۱ ج ۱)

۱۷۸۔ بے وضو ہو جانے کے خیال میں قبلہ سے پھر کر چل دیا، مسجد سے نکلنے سے پہلے یاد آ گیا کہ میں بے وضو نہیں ہوا، تو واپس آ جائے نماز نہیں ٹوٹی۔ (ص ۱۱۱ ج ۱)

۱۷۹۔ قبلے کی طرف منہ کر کے آگے یا پیچھے کی طرف چلتا رہا تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (ص ۱۱۱ ج ۱)

۱۸۰۔ کسی نے نمازی سے پوچھا کتنی رکعتیں ہوئیں اس نے ہاتھ کے اشارہ سے بتا دیا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ (ص ۱۱۵ ج ۱)

۱۸۱۔ ایک شخص نے چار رکعت نماز ایک ایک رکعت چاروں طرف تحری سے پڑھی نماز ہو گئی۔ (ص ۷ ج ۱)

۱۸۲۔ جو شخص مر گیا اسکے ذمہ نمازیں رہ گئیں اس نے وصیت کی تو ہر نماز کے بدلے مثل صدقہ فطر کفارہ دے۔ (ص ۱۳۶ ج ۱)

۱۸۳۔ فجر کی نماز میں کبھی کبھی قنوت پڑھ لیا کرے اکثر چھوڑ دیا کرے۔ (ص ۱۲۳ ج ۱)

۱۸۴۔ کسی خطیب نے بغیر وضو کے خطبہ پڑھ دیا تو جائز ہے مع الکراہت۔ (ص ۱۵۶ ج ۱)

۱۸۵۔ جو خطیب سے دُور ہو اس پر خاموش رہنا واجب نہیں درود و ذکر کرنا مباح ہے۔ (ص ۱۵۶ ج ۱)

۱۸۶۔ ذمی سے شراب اور مردار کی کھال کی قیمت کا بیسواں حصہ وصول کیا جائے گا۔ (ص ۲۰۶ ج ۱)

۱۸۷۔ اگر عورت کی طرف دیکھا اور تفکر کیا جس سے منی خارج ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ص ۲۲۸ ج ۱)

۱۸۸۔ دُبر میں لکڑی یا لوہا داخل کیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (ص ۲۲۸ ج ۱)

۱۸۹۔ اگر مرد نے اپنی انگلی دُبر میں داخل کر دی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ص ۲۲۹ ج ۱)

۱۹۰۔ اگر عورت نے اپنی انگلی اپنی شرم گاہ میں داخل کر دی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ص ۲۲۹ ج ۱)

۱۹۱۔ اگر عورت سے فرج کے علاوہ جماع کیا، انزال نہیں ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ص ۲۲۹ ج ۱)

۱۹۲۔ اگر عورت مرد نے قصداً جماع کیا تو مرد پر کفارہ و قضا دونوں لازم ہیں عورت پر صرف قضا لازم ہے۔ (ص ۲۳۱ ج ۱)

۱۹۳۔ اگر عورت سے زبردستی صحبت کی تو اس پر قضا بھی لازم نہیں۔ (گویا اسکا روزہ ٹوٹا ہی نہیں۔) (ص ۲۳۱ ج ۱)

۱۹۴۔ دو عورتیں آپس میں چپٹی لڑائیں، انزال نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ص ۲۲۸ ج ۱)

۱۹۵۔ مرد نے عورت کی دُبر زنی کی انزال بھی ہو گیا تو مرد پر قضا لازم ہے کفارہ لازم نہیں۔ (ص ۲۳۱ ج ۱)

۱۹۶۔ پہلے بھولے سے جماع کر لیا روزہ یاد نہ تھا پھر قصداً جماع کر لیا کہ اب روزہ نہیں تو کوئی کفارہ نہیں۔ (ص ۲۳۰ ج ۱)

۱۹۷۔ حالتِ اعتکاف میں بغیر شہوت کے مباشرت کی تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ص ۲۳۸ ج ۱)

۱۹۸۔ حرمِ مدینہ میں کسی نے درخت کاٹا یا شکار کیا تو اسکے جسم پر جو کچھ ہے وہ چھین لیا جائے گا اور وہ چھیننے والے کے لیے حلال ہے، نہ جزا ہے نہ قیمت۔ (ص ۲۴۹ ج ۱)

۱۹۹۔ عورت کو سوگ میں سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے۔ (ص ۱۸۵ ج ۲)

۲۰۰۔ جس نے جانور سے جماع کیا اس پر تعزیر ہے۔ (ص ۲۹۸ ج ۲)

حضرات آپکے دیکھنے کے لیے یہ وحید الزمان صاحب غیر مقلد نے نبی کی فقہ مرتب فرمائی ہے۔ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں اس کتاب کا مطالعہ کرنا نفل نماز سے زیادہ ثواب ہے۔ (کنز الحقائق) غیر مقلدین سے درخواست ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد ایک دفعہ ان دو سو مسائل کی تلاوت کر لیا کریں اور یہ بھی بتائیں کہ کیا سکھوں نے اپنے گرو یا مرزائیوں نے اپنے نبی کی طرف بھی کبھی ایسی خرافات منسوب کیں یا یہ صرف لامذہبوں کا ہی حصہ ہے۔ حضرات غیر مقلدین اگر یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے علماء قرآن حدیث کے موافق مسائل بیان کرتے ہیں تو ان مسائل کے موافق ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کر دیں اگر وہ ان مسائل کو حدیث کے خلاف سمجھتے ہیں تو یہ اعتراف کریں کہ اہلِ حدیث کہلانے والے علماء حدیث کے خلاف مسائل لکھتے ہیں پھر ہر مسئلہ کے خلاف ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث لکھ کر ان مسائل کی تردید کر دیں اب تک تو یہ مسائل انکو مسلّم ہیں کیونکہ ابھی تک کسی غیر مقلد نے یہ کام نہیں کیا۔ اگر کوئی صاحب اس پمفلٹ کا جواب لکھنا چاہیں تو ضرور لکھیں مگر قرآن و حدیث سے جواب دیں جواب میں اپنا قیاس پیش نہ کریں کہ کارِ شیطان ہے نہ کسی امتی کا قول پیش کریں کہ شرکِ تقلیدی ہے نہ مخالفین کو گالیاں دیں کہ یہ شرمناک شکست ہے۔

صابر اعوان

غیر مقلدین کے رد میں بہترین کتابیں

مسئلہ تقلید پر کتب

کتاب	مصنف
توفیر الحق	حضرت مولانا نواب قطب الدین دہلوی
تحفۃ العرب والعجم	〃 〃 〃
الکلام المفید فی اثبات التقلید	حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر
تقلید کی شرعی حیثیت	حضرت مولانا محمد تقی عثمانی
تقلید شخصی	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب
الاقتصاد	حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
خیر التنقید	حضرت مولانا خیر محمد جالندھری
تقلید ائمہ اور امام ابوحنیفہ	حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب
تقلید جائز اور ناجائز	حضرت مولانا حافظ محمد ارشد صاحب
تقلید اور امام اعظم	حضرت مولانا عبد المجید

متفرق مسائل پر کتب

کتاب	مصنف
انتصار الحق بجواب معیار الحق	حضرت مولانا ارشاد حسین رام پوری
مدار الحق بجواب معیار الحق	حضرت مولانا شاہ محمد دہلوی
تنویر الحق	حضرت مولانا نواب قطب الدین دہلوی
سبیل الرشاد	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
فتح المبین بر کشف مکائد غیر مقلدین	حضرت مولانا منصور علی مراد آبادی
ادلہ کاملہ (غیر مقلدین کے ۱۰ سوالات کے جوابات)	حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی
ایضاح الادلہ بجواب مصباح الادلہ	〃 〃 〃
نظام اسلام	حضرت مولانا محمد وجیہ کلکتوی
مجموعہ رسائل مفتی مہدی حسن	حضرت مولانا مفتی مہدی حسن

کتاب	مصنف
تنبیہ الضالین	(غیر مقلدین کے خلاف فتووں کا مجموعہ)
مقام ابی حنیفہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر
احسن الکلام	〃 〃 〃
طائفہ منصورہ	〃 〃 〃
عمدۃ الاثاث فی حکم الطلاقات الثلاث	〃 〃 〃
مسئلہ قربانی	〃 〃 〃
رکعات تراویح	حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ
قطع الوتین	حضرت مولانا مفتی مہدی حسن
حقیقۃ الفقہ	حضرت مولانا انوار اللہ فاروقی
کشف الحجاب	حضرت مولانا قاری عبد الرحمٰن پانی پتی
نور الصباح (مسئلہ رفع یدین پر جامع کتاب)	حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی
اظہار التحسین (مسئلہ آمین پر جامع کتاب)	〃 〃 〃
خیر البراہین	حضرت مولانا خیر محمد جالندھری
گاؤں میں جمعہ کے احکام	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
اہل حدیث اور انگریز	حضرت مولانا بشیر قادری
مسلک امام اعظم	〃 〃 〃
ہدایہ علماء کی عدالت میں	حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی
فتاویٰ عالمگیری پر اعتراضات کے جوابات	〃 〃 〃
اجوبۃ اللطیفہ عن بعض رد ابن ابی شیبہ علی ابی حنیفہ	حضرت مولانا احمد حسن
الجواب الکامل فی ازہاق الباطل	حضرت مولانا میر محمد میرٹھی
تائید الائمہ والمسلمین بر ہفوات فرقہ غیر مقلدین	حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ
صلوٰۃ الجنازہ صرف دعا ہے	حضرت مولانا رحمت اللہ
دو کتابوں پر ایک نظر	حضرت مولانا محمد اسحٰق

تصانیف مناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی مدظلہ

تحقیق مسئلہ رفع یدین
تحقیق مسئلہ آمین
تحقیق مسئلہ قرأت خلف الامام
تحقیق مسئلہ تراویح
تحقیق مسئلہ نماز جنازہ
تحقیق مسئلہ تین طلاقیں
تحقیق مسئلہ ایامِ قربانی
تحقیق مسئلہ تحت السرہ
تحقیق مسئلہ جمع بین الصلوتین
تحقیق مسئلہ تین رکعت وتر
تحقیق مسئلہ تکبیراتِ عیدین
تحقیق مسئلہ اذان واقامت
تحقیق مسئلہ تقلید
غیر مقلدین کی فقہ کے دو سو مسائل
غیر مقلدین امام بخاریؒ کی عدالت میں
احادیث اور غیر مقلدین
تاریخ غیر مقلدین
غیر مقلدین کے فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات
مَیں نے حنفی مسلک کیوں قبول کیا؟
فتح المقلدین (مختلف مناظروں کی رُوداد)
غیر مقلدین سے دو سو (۲۰۰) سوالات